

لیے رُّ عمل کے طور پر دیوبند کی مسجد چھٹا میں مدرسہ قائم ہوا۔" (ص ۲۹)

ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل مؤلف کا یہ بیان تاریخی حوالوں کے مطابق کچھ درست نہیں۔ دیوبند کا مدرسہ سر سید کی درس گاہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ہرگز نہیں بنایا گیا اور نہ ہی رُّ عمل کے طور پر وجود میں آیا کیوں کہ رُّ عمل ہمیشہ عمل کے بعد ہوتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ درس گاہ علی گڑھ کے وجود میں آنے سے آٹھ سال پہلے ہی دیوبند کا مدرسہ بن چکا تھا۔ جیسا کہ خود فاضل مؤلف اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں: "۱۸۶۷ء کو دیوبند کی ایک قدیم مسجد چھٹا میں ایک مدرسہ قائم کیا گیا،" امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس غلطی کو یوں درست کر لیا جائے گا کہ: اور پھر سر سید مرحوم نے علمائے دیوبند اور علمائے حق کی اس درس گاہ کے مقابلے اور مقابلہ کے لیے اپنا مدرسہ بنایا۔ (تبصرہ: صحیح ہمدانی)

● چراغِ محمد (سو انچ حیات شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ) مؤلف: حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی

ضخامت: ۲۲۸ صفحات قیمت: درج نہیں ناشر: دارالارشاد، مدینہ مسجد، مدینہ روڈ، اٹک شہر

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ ماضی قریب کی عظیم روحانی شخصیت، اکابر علماء دیوبند کی علمی و روحانی صفات و روایات کے امین اور حق گو عالم دین تھے۔ علماء حق سے بے پناہ محبت ان کے خلوص ولہیت کی غماز ہے۔ ان کی تخلیقی و تبلیغی، تدریسی اور روحانی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ لیکن ہنیں کوایسی زندہ جاویدہ تھی کے کمالات اور خدمات سے متعارف کرنا بھی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ اکی طرف دارالعلوم دیوبند میں حدیث شریف پڑھا رہے ہیں تو دوسرا طرف آزادی ہند کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے ہوئے افق سیاست پر آفتاب بن کر چک رہے ہیں۔ ان کے سیاسی موقف سے بعض لوگوں نے اختلاف بھی کیا جو ان کا حق تھا۔ لیکن الزام و دشنام اور بہتان و توہین کو اختلاف نہیں کہا جاسکتا۔ اگرچہ حالات و واقعات نے ان کے سیاسی موقف کو درست ثابت کر دیا ہے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ کی شخصیت اور سوانح و افکار پر بہت کچھ لکھا گیا اور لکھا جاتا رہے گا۔ لیکن اب تک موجود سوانح کتابوں میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نور اللہ مرتدہ کی تالیف "چراغِ محمد" سب سے منفرد اور ممتاز ہے۔ حضرت مولانا کو شیخ مدنی سے جو محبت ہے اس کتاب میں اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ علام اقبال مرحوم اور حضرت مدنی کے مابین مسئلہ قومیت پر بحث کے عنوان پر جس طرح حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ نے کلام کیا ہے، وہ حرف آخر ہے اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم کا حضرت شیخ مدنی کے حوالے سے توبہ نامہ حاصل کتاب ہے۔

حضرت قاضی محمد ارشاد الحسینی دامت برکاتہم نے اس کتاب کو جس خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے، وہ ان کی محبت و خلوص اور ذوق سلیم کا عکس جیل ہے۔ اس پر انھیں خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ایک گزارش کروں گا کہ کتابت کی انگلاطرکی بہتان، وہنی اذیت اور کوفت کا باعث ہیں۔ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کا خاص اہتمام کیا جائے۔

(تبصرہ: سید کفیل بخاری)